بسم اللہ الرحمن الرحیم

انبیاء وملائکہ کے علاوہ کے ساتھ مستقل طور پر "علیہ السلام" لکھنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ غیر نبی کے ساتھ مستقل طور پر "علیہ السلام" لکھنا؟ یا کہنا کیسا؟ اور خاص حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کے نام کے ساتھ "علیہ السلام" لگانے کا کیا حکم ہے؟

سائل : ثناء المصطفی (جوہر ٹاؤن، لاہور)

جواب

جمہور محقق علمائے اہل سنت کے نزدیک "علیہ السلام" مستقل طور پر فقط انبیائے کرام وملائکہ عظام علیہم السلام کے ساتھ عرفاً خاص ہے، جیسے کہا جاتا ہے، سیدنا آدم علیہ السلام اور حضرت جبرائیل علیہ السلام۔ ان کے علاوہ کسی اور کے ساتھ استقلالاً لکھنا یا کہنا جائز نہیں، مثلا سیدنا ابو بکر علیہ السلام، سیدنا عمر علیہ السلام وغیرہ، البتہ غیر انبیاء اور غیر ملائکہ کے لیے "علیہ السلام" کا لفظ بہ تَبعیّت لکھنا پڑھنا جائز ہے، یعنی ابتداً نبی علیہ السلام پر درود وسلام ہو، اس کے بعد اہل بیت یا صحابہ پر، لہذا یوں کہنا کہ حضرت امام حسن وحسین علی نبینا وعلیہما السلام یہ جائز ہے، جب یہ مسئلہ واضح ہوگیا تو اس سے ثابت ہوا کہ حضرت مولائے کائنات، علی المرتضی، شیر خدا رضی اللہ عنہ کے لیے "علیہ السلام" استقلالاً لکھنا اور بولنا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ انبیاءِ کرام وملائکہ عظام علیہم السلام میں سے نہیں ہیں۔ ان کے نام مبارک کے ساتھ "رضی اللہ عنہ" یا "کرم اللہ وجہہ الکریم" کہنا اور لکھنا چاہیے۔

علامہ بدرالدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: "وقال ابو حنیفة واصحابه ومالک والشافعی والاکثرون انه لا یصلی علی غیر الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام استقلالا، فلا یقال اللھم صل علی ال ابی بکر او علی ال عمر او غیرھما ولکن یصلی علیہم تبعا" ترجمہ: یعنی امام اعظم ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب، امام مالک، امام شافعی اور اکثر علماء نے فرمایا: انبیائے کرام علیہم السلام کے سوا کسی پر استقلالاً درود نہیں بھیجا جاسکتا، پس یہ نہیں کہا جاسکتا: "اللّٰھم صل علی ال ابی بکر" یا "اللّٰھم صل علی ال عمر" وغیرہ، لیکن ان پر (انبیائے کرام علیہم السلام کے) تابع کرکے درود بھیجا جاسکتا ہے۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، کتاب الزکوۃ، جلد 6، صفحہ 556، بیروت)

فتاوی ھندیہ (جلد 6، صفحہ 446)، بحر الرائق (جلد 8، صفحہ 555) نیز درمختار میں ہے (واللفظ للآخر): "ولا یصلی علی غیر الانبیاء ولا علی غیر الملائکة الا بطریق التبع" ترجمہ: یعنی انبیائے کرام علیہم السلام اور فرشتوں کے علاوہ پر درود نہیں بھیجا جائے گا مگر بطورِ تبعیت کے۔ اس کے تحت عمدۃ المحققین علامہ محمد امین بن عمر بن عبد العزیز المعروف ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ تحریر

فرماتے ہیں: "وأما السلام فنقل اللقاني في شرح جوهرة التوحيد عن الامام الجويني أنه في معنى الصلاة، فلا يستعمل في الغائب ولا يفرد به غير الأنبياء، **فلا يقال علي عليه السلام** وسواء في ہذا الأحياء والأموات..... والظاهر أن العلة في منع السلام ما قاله النووي في علة منع الصلاة أن ذلک شعار أہل البدع ولأن ذلک مخصوص في لسان السلف بالأنبياء عليهم السلام" ترجمہ: اور بہر حال سلام تو امام لقانی نے "شرح جوھرۃ التوحید" میں امام جوینی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ بے شک سلام، درود کے معنی میں ہے، پس اسے غائب میں استعمال نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی انبیائے کرام علیہم السلام کے علاوہ کو سلام کے ساتھ الگ (ذکر) کیا جائے گا، **پس "علی علیہ السلام" نہیں کہا جائے گا**، اور اس حکم میں زندہ اور وفات پانے والے سب برابر ہیں اور ظاہر ہے کہ سلام کے منع ہونے کی علت وہ ہے جسے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے صلوۃ کے منع ہونے کی علت میں نقل کیا ہے کہ بے شک یہ اہلِ بدعت کا شعار ہے، اور اس لیے کہ یہ سلف کی زبان میں انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے۔ (رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الخنثی، فصل فی مسائل شتی، جلد 10 صفحہ 518 مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت "لان ذلک" کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

"اقول: هكذا نص على التعليل به في "الغنية" عند شرح خطبة "المنية" وصرح ان افراد غير الانبياء بالسلام ابتداع واجب الاجتناب وصرح علي القاري في "شرح الفقه الاكبر": (ان قول عليه السلام لسيدنا علي كرم الله وجهه من شعار الروافض (اهل البدعة) قلت: واذ قد انعقد الاجماع على منعه فلا معنى لارتكابه" ترجمہ: یعنی میں (امام احمد رضا) کہتا ہوں: اس کی تعلیل پر ایسے ہی صراحت ہے "المنیہ" کے خطبے کی شرح کرتے وقت "الغنیہ" میں، انہوں نے صراحت فرمائی ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کے علاوہ کو سلام کے ساتھ الگ ذکر کرنا بدعت ہے اور اس سے بچنا واجب ہے اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے "شرح الفقہ الاکبر" میں صراحت کی ہے کہ **سیدنا علی کرم اللہ وجھہ کے لئے "علیہ السلام" کہنا روافض (اہلِ بدعت) کا شعار ہے۔ میں** (امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں: اور جب اس کی ممانعت پر اجماع منعقد ہوچکا تو اس کے ارتکاب کا کوئی جواز نہیں۔ (جد الممتار علی رد المحتار جلد 7، صفحہ 241، مکتبۃ المدینہ کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: **"صلوۃ و سلام بالاستقلال انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کے سوا کسی کے لیے روا (جائز) نہیں**، ہاں بہ تبعیت جائز ہے جیسے اللّٰھم صل وسلم علی سیدنا و مولینا محمد وعلی ال سیدنا و مولینا محمد اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے لیے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا جائے، اولیاء و علماء کو رحمۃ اللہ تعالی علیہم یا قُدِّسَتْ اَسْرَارُھُمْ اور اگر (اولیاء و علماء کے ناموں کے ساتھ) رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہے، جب بھی کوئی مضائقہ (حرج) نہیں۔" (فتاوی رضویہ جلد 23 صفحہ 390 رضا فاؤنڈیشن لاہور)

سیدی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے ایک شخص نے سوال کیا اور حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے نام کے ساتھ "علیہ السلام" لکھا۔ آپ نے صورت مسئولہ کا جواب دینے کے بعد فرمایا: "علیہ السلام" لفظ بالاستقلال حضرات انبیائے کرام و ملائکہ عظام علیہم

الصلوٰۃ والسلام کے لیئے خاص ہے ان کے غیر کے لیئے استقلالاً جائز نہیں۔ حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا چاہیئے۔ (فتاوٰی رضویہ، جلد 19، صفحہ 159، رضا فاونڈیشن، لاہور)

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں: **"کسی کے نام کیساتھ "علیہ السلام" کہنا، یہ انبیاء وملائکہ علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے۔** مثلاً موسیٰ علیہ السلام، جبریل علیہ السلام۔ نبی اور فرشتہ کے سوا کسی دوسرے کے نام کے ساتھ یوں نہ کہا جائے۔" (بہارِ شریعت، جلد 3، صفحہ 465، مکتبۃ المدینہ کراچی)

فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمۃ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں: "یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے، جمہور علماء کا مذہب یہ کہ استقلالاوابتداء جائز نہیں جائز ہے اور اتباعا جائز ہے، یعنی امام حسین علیہ السلام کہنا جائز نہیں ہے اور امام حسین علی نبینا وعلیہ السلام جائز ہے۔" (فتاوی فیض الرسول، جلد 1، صفحہ 267، شبیر برادرز لاہور)

مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد وقارالدین امجدی قادری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوۃ وسلام بھیجنے کے بعد تبعاً دوسرے لوگوں پر بھی درود پڑھنا جائز ہے۔" (وقارالفتاویٰ، جلد 1، صفحہ 134، بزم وقارالدین، کراچی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نام کے ساتھ "علیہ السلام" لگانے کے متعلق شرح فقہِ اکبر میں ہے: "أنہ قولہ: "علی علیہ السلام" من شعار أہل البدعۃ" ترجمہ: یعنی بے شک اس کا "علی علیہ السلام" کہنا اہل بدعت کے شعار میں سے ہے۔ (شرح الفقہ الأکبر، صفحہ 167، قدیمی کتب خانہ کراچی)

امام المتکلمین علامہ عبدالعزیز صاحب نبراس رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "لا یجوز التصلیۃ والتسلیم علی غیر الانبیاء استقلالا عند المحققین من اھل السنۃ" ترجمہ: محققین علماء اہلسنت کے نزدیک غیر نبی کے ساتھ **مستقل درود وسلام جائز نہیں۔** (النبراس شرح عقائد، صفحہ 24، مکتبۃ البشری، کراچی)

بعض چیزوں کا اطلاق عرف کے سبب کسی کے ساتھ خاص ہوجاتا ہے۔ اس کی ایک نظیر لفظ "عزوجل" بھی ہے کہ ہمارے عرف میں یہ ذاتِ باری تعالی کے ساتھ خاص ہے، لہذا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس کا اطلاق ممنوع ہے، اگرچہ کے اس کا معنیٰ "عزت وجلالت والا" ہے اور یقینا نبی پاک علیہ السلام عزت وجلالت والے ہیں۔ لیکن عرف کے سبب محمد عزوجل نہیں نہ کہہ سکتے اسی طرح علیہ السلام والا مسئلہ ہے۔

امام المتکلمین علامہ عبدالعزیز صاحب نبراس رحمہ رحمۃ اللہ تعالی اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں: "ان ھذا فی عرف السلف من شعار الانبیاء، فلزم التخصیص بھم کما لا یجوز ان یقال فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم "عزوجل" وان کان عزیزا جلیلا" ترجمہ: بیشک "علیہ السلام" کا اطلاق سلف صالحین کے عرف میں انبیاء کرام کے ساتھ کہنے کا شعار تھا، لہذا اس کو انبیاء کے ساتھ خاص رکھنا لازم ہے، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو "عزوجل" کہنا ناجائز ہے، اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عزت وجلالت والے ہیں۔ (النبراس شرح عقائد، صفحہ 24، مکتبۃ البشری، کراچی)

"فتاوی امجدیہ" میں صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ سے یہ سوال ہوا کہ : یا حسین علیہ السلام کہنا جائز ہے یا نہیں اور ایسا لکھنا بھی کیسا ہے اور پکارنا کیسا ہے ؟ تو آپ نے جواب دیتے ہوئے تحریر فرمایا : "**یہ سلام جو نام کے ساتھ ذِکر کیا جاتا ہے یہ سلام تحیت (یعنی ملاقات کا سلام) نہیں جو باہم ملاقات کے وَقت کہا جاتا ہے یا کسی ذریعہ سے کہلایا جاتا ہے بلکہ اس (یعنی علیہ السلام) سے مقصود صاحب اسم کی تعظیم ہے۔ عرف اہل اسلام نے اس سلام (یعنی علیہ السلام لکھنے بولنے) کو انبیاء وملائکہ کے ساتھ خاص کر دیا ہے۔** مثلا حضرت ابراھیم علیہ السلام حضرت موسی علیہ السلام حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت میکائیل علیہ السلام۔ لہٰذا غیرِ نبی وملک (یعنی نبی اور فرشتے کے علاوہ) کے نام کے ساتھ علیہ السلام نہیں کہنا چاہیئے۔"(فتاویٰ امجدیہ، جلد4، صفحہ243، 244، 245، مکتبہ رضویہ کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد آصف عطاری مدنی

مصدق : مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر : JTL-297

تاریخ اجراء : 10 شعبان المعظم 1443ھ/14 مارچ 2022ء